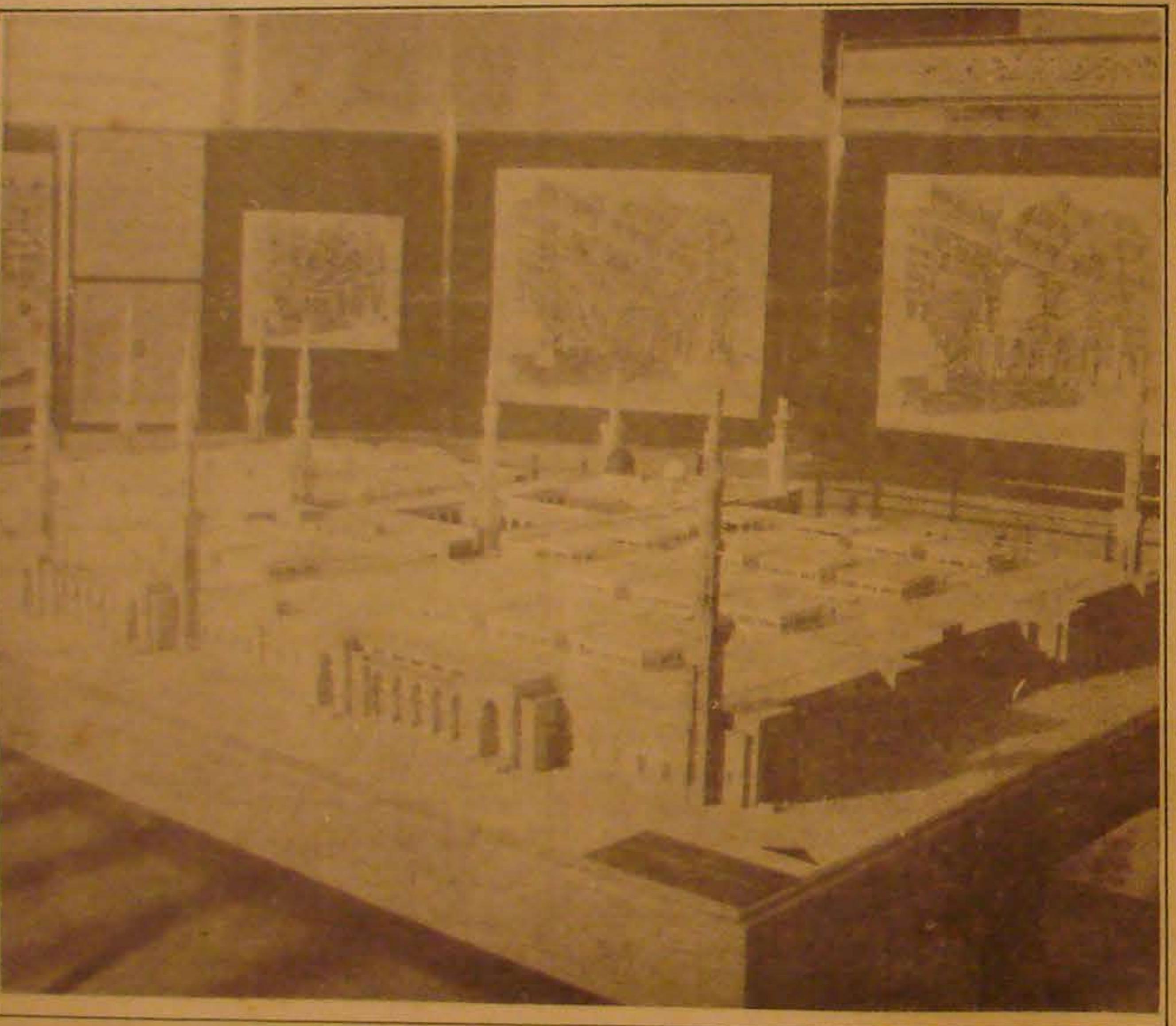


# تَمَيِّرِ حَيَاتٍ

پئنڈلہ روزہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



مسجد نبوی میں بددی توسعہ کا بجوزہ نقشہ

تفصیلات ص ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

# TAMEER-E-HAYAT

FORTNIGHTLY

NADWATUL-ULAMA, LUCKNOW-226007 (India)



۲۔ مکاتب شہریہ از تعلیم طلبی کی تعداد  
جملہ تعداد طلبہ ۲۵۲۱

۳۔ حضرات اساتذہ کی تعداد بیش از ۱۰۰ مہند و مکاتب  
۴۔ علد فناڑ اور ادنیٰ خازین کی تعداد ۶۲ ہے

ان گذشتات کے بعد آپ سے ہماری درخواست ہے کہ دفاتر کی اس اہم ضرورت پر  
وار العلم کی افادیت کو نکھٹے ہوئے پوری فرضی اور ہمت سے کام کے کران تمام کاموں میں  
بھروسہ قوانین و اعانت فرمائیں کہ بنڈوستان رسن کے قلعوں کی خلافات کی اس سے پہنچوئی  
اسیل اور اس سے زیادہ پائیدار کوئی صدقہ جاری ہے۔ آپ میں سے بخوبی ندوہ العلاج کے  
بپاکی سالائیں تیلیں میں شرکت کئے، ان کی بارہ ہو گا کہ جلاس کو خطاب کرتے ہوئے حضرت  
مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مظلہ نے فیصلہ عرب بہاؤں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد  
فریبا ہے۔

یہ سونے کی چڑیاں سب ارجائیں گی، ہم اور آپ بیان رہیں گے،  
آپ یہ دیکھیں کہ آپ کو بھی مل گئی، ہم آپ کو بھوڑنے والے نہیں ہم  
سیف آپ کے گھروں پر جائیں گے، آپ کے چارائے آہنے اہم کمزور ہیں  
یہ جو کوئی گے وہ اس دلت کا ہزار دل حصہ ہو گا جو خدا نے کوئی دیا  
ہے اور جو آپ رہے گے، آپ کے گھر میں پہنچے کیا کیا ہوگی۔

خدا کا شکر ہے کہ میں نہیں فتاویٰ صدوق کوئی نہیں سے لے لے ہوئے ہیں ہمکاری کی  
مالیات بھٹ اور علیم اثاث عمارتوں سے زیادہ، مخفی غریب نے جس کے لئے دارالعلوم قائم  
کیا گیا ہے، مسیحی جمیع نادیں اسلام کی موڑ اور صبح ترجمانی، دین و دینا ایک جامیت اور مسلم و  
روحانیت کے اجتماع کی کوشش، فتنہ اور نیت اور زندگی ایجاد کا مقابله، اسلام پر اعتماد اور  
علوم مسلمیں کی ترقی و احیا کا اعلان و انجمن ارادت حق سے فداری اور شریعت پر استقامت  
سد کی اس تقدیر تشریع اور دعا حاصل کے بعد ہمیں اب مرد کو کہنے کی حاجت نہیں، ہم  
اسہ کا نام کے کران میں سے متعدد اہم کام جنمیں میں سفرہرت "توسیع مسجد" "دار الحفظ  
القرآن الکریم" اور ایک شیخ اثاث لامبری ری کا قیام ہے، جیسا انشا انش مط المعرف  
بکث و تحقیق اور علمی استفادہ کا اعلیٰ استعمال ہو گا، آغاز کر رہے ہیں۔

بنڈوستان کے سلاسل میں خواہ وہ اس طوفیں دلیل کے کسی بھی علاقے کے  
ہوں ہماری کمرور خواست ہے کہ وہ اس کام کی ابیت و سمجھیں اور اس کو اپنا کام کیں۔  
ایسیں بیان اور اقتضائی کی ذات مالی پر پورا بھروسہ ہے کہ انشا اثر شریعت نامہ ظاہری پیش  
دبارکت دہنائی و نظمات میں اگر اعیان و ملکیں نے پوری کمپیالی قیمتی رہا یہ پیغام نہیں  
لکھ کے گوئیں کہ جد عالم مسلم کے کوئی کہنے میں پورے ہے کا۔

دَمَّاَذَلَّكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزَّتِهِ

(مولانا) مصطفیٰ الشترنبوی (مولانا) محمد علیاری ندوی (جناب) پدایت حسین  
(ناشہ ناظم نہفۃ المطلہ) (مہتمم دارالعلوم نہفۃ المطلہ) (معتمد نہفۃ المطلہ)

توفی: چک، ڈرافٹ، منی اور درمندر جزوی پتہ پر روانہ فرمائیں یہ مسئلہ قسم  
جس مد کی ہو اس کی صراحت ضروری ہے۔ چک یا ڈرافٹ پر صرف یہ لکھئے ہے:-

نظم تدوہ العلاماء، پوسٹ بکس ۹۳، ندوہ، کھنڈلہ

NAZIM NADWAT-UL-ULAMA  
P. O. Box. No. 93, NADWA LUCKNOW-7

## بَسْجِیْسِن

فَالِّعْنَوَنَ ۖ اُوْرَ

بِسْجِیْسِنَ ۖ جَاتَتْ ۖ سَبْرَپُرَ

مِسْجَهْسَانَ ۖ اُوْرَخَلْوَیَّاتَ

عَنْدَنَ ۖ وَلَدَنَدَنَ

سِلْیَمَانَ ۖ اَفْلَاطُونَ

رَسَعَ حَمَلَادَهَ خَصْمَونَ ۖ پَیْشَتَهَ

دَرَانِیْ فَرُوْٹَ بَرْنِیْ

بَلْکَ بَیْکَ ۖ قَلَافِنَدَنَ ۖ نَلَانَ ۖ بَرْنِیْ ۖ کَوْنَسَلَانَ ۖ بَرْنِیْ

هَرْقِیْسَهَ کَمَ تَادَهَ وَنَخْتَهَ

بَسْکُنْ

نَانَ خَطَائِیَّانَ

خَرِیدَنَهَ کَمَ تَابِلَهَ اَعْتَادَ مَرْکِنَ

سِلْیَمَانَ عَنْهَمَانَ مِسْجَهَیَّ وَالَّ

بَیْتَارَهَ سَجَدَهَ کَشْیَعَهَ بَسَبَیَّ ۖ ۶۰۰۵۰

بَیْتَکَنْهَ ۖ ۳۲۰۵۰ ۶۰۰۵۰ ۳۲۰۵۰





# سر زمین امریکہ میں اسلام کے علمبردار

از شاهزاده‌ای عباد الرحمن، انگلش ڈیار ٹنٹ، آئرلند، آمریقای بیونیورسٹی، مکده مکرّم

کچھ سمجھ کر ہی ہوا ہوں موج طوفان کا حریف  
درند میں بھی جانتا ہوں عافیت ساحل میں ہے

پہنچنے میں اپنے عزت سمجھنے میں  
ہم نے اپنے دلتنے بندوپاکے میڑے  
مھر و سود کے دب بے میں ملیشا  
اور انڈو نیشا میں، بنگلہ دشیا اور  
ایران میں نازیں پڑھیں اور  
ہم امریکہ کے اسے ماحلہ میں  
بھی لپٹنے دبے دکے سامنے بسجدہ  
خوبی میں فخر محسوس کرنے میں  
امریکہ کے ہندو بے کے تبریز کے نے  
صارکے آنکھوں سے ہمارے  
پاکیزہ خوابے نہیں پھینے بھر جاں  
تعلیم حاصلہ کرنے آئے میں

سائنس ارتھاں

سٹاہن صفت نوجوان نے اپنی عمر کے قیمتی لمحات ۲۵ مئی ۱۹۷۶ کی  
کر لئے تھے۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ کی ایک ٹیم کے ساتھ جب وہ غسل کرنے  
ماں موت کا فرشتہ اس کے انتظار میں موجود تھا۔ آٹا فانا ناصر حبیور رضا کا یہ  
دوستوں، سانحیوں، ہم سفروں اور رشتہ داروں کو الوداعی سلام کہتا  
دنیا سے رخصت ہو گیا۔

بھی موجود تھے۔ اسلام کا پیغام سخیدگی  
اور وقار کے ساتھ شاید پہلی بار ان کے  
سامنے پیش ہوا تھا۔ تقریباً ختم ہوتے  
ہی انہوں نے مزید معلومات کے لئے  
کچھ وقت لیا، سوالات پوچھ کر اپنی  
نشفی کی اور پھر روح کی آواز پر عیین  
کہتے ہوئے کلمہ تہادت پڑھا، اور  
مسلمان ہو گئے۔

اسلام قبول کرنے کے بعد انہوں  
نے دریافت کیا کہ اب ان کی کیا  
کاری کر سکتا ہے۔ انہوں نے اپنے کاری کے  
لئے مختار ہے۔ اسی کا انتظام  
کیا جائے۔ اسی کا انتظام کیا جائے۔

اویسب بہاءت حربی ماردا داریں ہے۔ لا بہر بردی  
کا یہ حصہ مایسکر و فلم (Muskur Film) ہے۔  
کے لئے تھا اور اس طرف لوگ نبتابم  
آتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ مسلمان رہنمائی  
اور رہنمائی کیاں اس حصہ کو نماز کے لئے استعمال  
کرنے لگے تھے، حالانکہ اس کی کوئی بات باقاعدہ  
اجازت حاصل نہیں تھی بلکہ اس بات کا  
اندیشہ تھا کہ ذمہ داروں کو اعززیت پڑ سوگا  
وں لکھتے ہی وہ لکھتے دس پسند رہ رہنگی  
وہاں جمع ہو گئے۔ ان میں مختلف ملکوں کے  
طالب علم تھے۔ ایک گوشے میں آہنگی کے  
اتجاعیں تھے۔ اسی کا انتظام کیا جائے۔

دسمبر میں اپنے رہنمائی کے طبق اپنے ایک دوسرے سے دری پر  
میر ہولی اور یا جاعت ناز پڑھی گئی۔  
دوسرا دوسرے کی تعداد بڑی نہیں تھی بلکہ  
ایسے ملک میں جہاں لا بزرگی میں کسی  
عبادت کا کوئی تصور نہیں، چر جائیک ناز  
جیسی نمازوں عبادت، اس طرح سلان  
لطکوں اور لٹکوں کا جو اتنے نماز  
دسمبر داری ہے؟ ان کا جواب ہوا۔  
”اب آپ اسلام کا پیغام دوسروں  
میں پہنچا چکے ہیں نے یہ پیغام آپ  
تک پہنچایا۔ اسلام قبول کرنے کے  
بعد جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ  
 عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ  
سوال کیا تھا تو آپ نے یہی جواب دیا  
تھا۔“

پڑھ جائے وہ برویت فی۔ میں حضرت  
تھی۔ وہ تینوں نو مسلم ائمہ کر پڑلے کے  
اور چند گھنٹوں کے بعد جب وہ قاچس  
آئے تو ان کے ساتھ یہیں یہ مسلم تھے

تبلیغ میں سرگرم عمل بھی دیکھا۔ میں نے  
یہ بھی دیکھا اور بارہا چشم عبرت سے  
دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں ہاتھ دئے  
کوئی ہر مسلم اسلام قبول کر رہا ہے  
اس لئے جب اس دن میں نے انھیں  
ناز کے وقت رو تے دیکھا تو مجھے  
ان کے دل کی کیفیت سمجھنے میں زیادہ  
دشواری نہیں ہوئی۔ مجھے اندازہ ہو گیا  
کہ تکریر کے الفاظ انے جس میں خدا نے  
واحد کی ربوبیت اور عظمت کی پکار تھی  
اس مخلص مسلمان کے دل کی گہرائیوں  
میں پوشیدہ کسی جذبے کو بے قابو کر دیا  
تھا۔ صفت پرستی کی جاہری تھی کہ میرے  
بازو میں لکھتے میرے ایک دوست  
نے میرے کان میں سرگوشی کی۔ کہا  
آپ جانتے ہیں کہ حال ہی میں ان کے  
ہاتھ پر ایک دن میں ۳۳ لوگوں نے

جو اسلام سے اس کے تعلق کے بغیر گزرنے کے  
میرے ذہن میں جو دوسرا یادِ احمد  
ہے وہ بھی ایک امر کی نو مسلم کی ہے میری  
نگاہوں میں شکا گو کی ایک عمارت کا نقش  
پھر جاتا ہے جسے سلانوں نے خرید کر مسجد  
کی شکل دے دیا ہے۔ ایک دن وہاں  
غشاو کے نماز کی اقامت ہو رہی تھی، ن  
جانے مکر کا اخلاص تھا یا کسی کے دلکش  
دل کا آپگینہ ہی پھوٹ پڑنے کے لئے  
 منتظر تھا کہ چیزوں ہی اقامت کی آواز  
بلند ہوئی، پہلی صفت سے کسی کی سکی  
کی تیز آواز سنائی دی۔ میں نے چونکہ کر  
اس آواز کی بحاب نگاہ اٹھائی، اور دنے  
والے کے چہرے پر نظر پڑتے ہی میرا  
دل محبت کے جذبات سے بھر گیا۔ میں  
ان سے واقف تھا، میری پہلی ملاقات ان  
کے شکا گو ہی میں ایک مکان کے زیریں

وادب میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی  
سیری دیرینہ تمنا پوری کا ہونے کی صورت  
پیدا ہوئی تھی، تو دوسرا جانش احسان  
دل میں کاشا بن کر کھٹک رہا تھا کہ مجھے  
اپنی زندگی کے چند سالی ایکایسے خدا زاموش  
ماحول میں گذارنے کے جو مادیت کا  
سب سے بڑا غلبہ دار تھا۔ ماریت جو  
اس صدی میں اسلام کی سب سے منظم  
دشمن طاقت بن کر خود اسلامی مالک  
کے قلب میں اسلام کے فرزندوں کی خود ہادی  
مدد و مدد کر رہی تھی۔ اس کے سب سے  
بڑے تمار خان "میں داخل ہونے کے  
اگر مجھے اسے دینی اور تمدیدی اقدار  
کے حفاظت کی فکر دا من گیر ہو رہی تھی  
تو یہ کوئی غیر فطری بات نہیں تھی۔ لیکن  
اس ملک میں اپنے نو سال قیام کے درمان  
جب میں نے بار بار ایسے غیور مسلمان دیکھے  
جس کی حیثیت ایمانی کی آب و تاب مادرت  
کی صنو عی چمک کے بال مقابل اور بھی نکھر تھی  
تھی تو اس حقیقت میں میرا یقین پختہ ہو گیا  
کہ جب کسی مسلمان کے دل کے سونے کو  
اللہ تعالیٰ کی عظمت اور رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی محبت کا پارس چھوٹی تائے تو  
پھر اس کی نکلا ہوں میں وہ فرماتی ہی رہی  
ایک بے حقیقت پتھر سے زیادہ حیثیت  
خیس رکھتا جس پر غیر اسلام کی مہربست  
ہو۔

یہ ٹھوں اسلام کے ایسے ہی ہنگامہ  
کے متعلق ہے اور اس میں جو واقعات  
بیان کے لئے ہیں، میں خود ان کا ماواسط  
یا بلا واسطہ تاب ہوں اور ان واقعات  
اوہ دوسروں کو اس کی دعوت دینے کی  
جذبہ رکھتا ہو شاید اپنے عزم و شوق  
کے چراغ نگی لوتیز سے تیز تر کر لے۔  
مجھے یاد ہے امریکہ کے ایک شہر  
میں ایک دینی عنوان سے مختلف مقامات  
کے مسلمان جمیع ہوئے تھے جن میں بڑی  
تعداد امریکی نو مسلموں کی تھی۔ اکثر لوگوں  
کا قیام متعالیٰ مسجد میں تھا۔ سفر کے آرامی  
اور تکان کی وجہ سے میں بھی ظہر کی نماز  
کے بعد مسجد کے ایک گوشے میں پاؤں پھیل کر  
لیٹ گیا۔ مسجد بھری ہوئی تھی اور یہ تقریباً  
سارے ہی لوگ یہی ہوئے تھے میرے  
تھکے ہوئے جسم نے مسجد کے اس حصے میں  
بہت سکون محسوس کیا لیکن میں درہ  
ہی لئے چونک پڑا۔ کسی کی سسکروں کی  
آواز میرے کان سے ٹکرائی تھی۔ میں نے  
دیکھا پرے سانے مسجد کی دیوار سے ٹک  
لگائے ایک نو مسلم امریکی نوجوان روپڑا  
تحا۔ اس کے جسم پر لبا عربی جہہ تھا، اس  
رٹوبی تھی اور چھرے پر داڑھی۔ اس  
نگبے تواری دیکھ کر ایسا محسوس ہہرہا  
تھا جسے نہیں نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا ہو  
اس کی سسکی تیز سے تیز تر ہوتی گئی  
اور چند منٹ کے بعد ہی وہ چھوٹ پھٹک  
روشنہ لگا۔ میں نے اس نوجوان کی طرف  
دیکھا اور میرے دل میں یہ سوال پیدا  
ہوا کہ آخر پر کون سا غمے جو اس نوجوان  
کو اس طرح رُکاتا ہے، کون سا درد ہے  
جو اسے اس طرح بے قرار کئے ہوئے  
ہے، کون سا نقصان سے جس کے اصحاب  
کی نشدت نہ اے اپنے ٹرد و پیش سے



# مسجد نبوی میں تو سیع

نو عظیم مذکوری

کہ ہدایات جاری کروائی گئیں۔

بیان میں مذکورہ کی حاضری اور حرم نبوی کے

ضیوف دبرکات حاصل کرنے کی امرداد میں

یہ مسجد میں شامل کرنے کی امرداد میں

جتنی بہو، جن خوش قسمت مسلمانوں کو اشتہر

ادا کر سکیں گے۔ جب کہ موجودہ مسجد مسجد

عطاء قابلی ہے ہزار ہزار کی تعداد میں

اعلوف و اکناف علم میں دھرم کے ذلیل اور

اخبار انسکوں کے ساتھ مسلمانوں پر اپنے

اور اشتہر کی رحمتوں اور مسجد بنوی کی کوئی

سے قلب و نظر کی پاس بھاتے ہیں عشق

و محبت کے بذباب سے مرشار ان غلام

رسول کی تقداد اکثر انتہی زیادہ ہوتی ہے کہ

مسجد بنوی خاصی اربعہ ہوتے ہیں عشق

عمرت ہے کہ درکار ہے اس کے ساتھ ملک

عبد العزیز اک سود کے دور کی اضافہ شدہ

عمرت ہے، مسرب میں کافی بڑا میدان ہے

جس میں سایہ کے لئے بُشِر پست ہوئے ہیں

اور لوگ اس میں نازیم ادا کرتے ہیں بُشِر

اور گلوبوں میں جہاں کسی بُشِر جاتی ہے اسٹر

کے بندے سمجھ رہے ہو جاتے ہیں اور اسے

چلپاتی دھوب اور پچھے جاتا ہوئی زین

بھی آتش شوئی اور جذبہ عورت میں فتو

ہیں آئندہ دنیتی۔ لیکن اب ہمیدہ کے گناہیں

اور نمازیوں کو دھوب اور گلی کی کشت

پسیں برداشت کرنے پڑے گی اور مسجد اپنی

کا بازار سیدان، مکانات اور چند ہوشی

دیں۔ جدید نیمیں مسرب کا میدان اور شرقی

کے حدود مغرب میں شارع عام، شارع

فیضیاب ہو سکیں گے۔

اس سال حرم میں مسجدی عرب کے

فرانزیز ایک فہمنے میں مذکورہ کا درود کیا

اوہ مسجد نبوی غلاموں سے بھری ہوئی

ہے اور اس کے اطراف کی گلیوں، مسلکوں

اوہ میدانوں میں بھی انشکر کی تعداد میں

کے حضر صفت بستہ ہیں ایک نہ صوب

کی پردہ اسے نہیں زینتا کی۔ اس وقت

لکھ فہمنے مسجد کی تو سیع کے انتقامات

اوہ اس سلسلہ کی مفردی تباری کا حکم دیدیا

خدا اور تائید کی تھی کہ مسجد نبوی کے نامیوں

اور بارگاہ بہترین مسجد نماز ادا کی جائے

رکھا جائے۔ چنانچہ اس سلسلے کے تمام

هزاریوں کی نگرانی نکل سکے گی۔

کے ساتھ صرف تین میزونیں کے احتمال ممکن

کے اضافہ نہیں ہے کہ مسجد نبوی کے

کے تینیں میں بھی مراہیں، دیواروں کی نگرشا

میانا کاری اور میادوں کی طرز تیری اور ان

کے نقش و نگار سب دیے ہیں ایسا نہیں  
جایش گے جیسے کہ مسجدی حصہ میں بھروسے  
میں اسلامی دھرمی ملکیت کا خاصیت ادا  
رکھا جائے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے بھل تربیت کے فتن کے ساتھ ہیں  
الغاظد ہمارے۔ اس وقت ایسا نہیں  
سادہ عمارت تھی۔ دیواریں مٹی کی اور

چھت کھجور کے شاخوں اور چڑی کی فرش  
کو جلد دینے والی اس سجدہ کو مختصر اور

معتمد رکھا جائے گا جو اپنے اندام کا  
بازار کے موقع پر چھت پیٹکی اور مسجد

میں نازیوں کی پیشانیاں کھجور سے آکوہ  
ہو جائیں۔ دیواریں بہت پیچھے ہیں اور

چھت قریب، جس کی وجہ سے اگر بھی  
خوب ہوئی تو مسجدے ملکیت فتح کے  
دہانی کرے تھے میں فتح کے

ساری میشیں نر زمین رکھی جائیں گی، اس  
طற نما تو سیع کے بعد مسجد بنوی کی پیچے گا

بر پڑھ جائے گی۔

اس وقت مسجد کی قدمی عمارت خلافت  
عنیہ کے درکار ہے اس کے ساتھ ملک

عبد العزیز اک سود کے دور کی اضافہ شدہ  
عمرت ہے، مسرب میں کافی بڑا میدان ہے

مسجد بنوی خاصی اربعہ ہوتے ہیں عشق

و محبت کے بذباب سے مرشار ان غلام

ہوئی۔ چھت میں عمدہ قسم کی کھڑی لکائی

لکی اور پتھر کے شtron کا لئے گیا کیا

وقت دعا کے قبول ہونے کا بیان

جب شک و مشیر کی مانع ہے فتح دعا

عمر بن عبد العزیز ہدیت کے گزر تھے اور

کا خیال رکھا جائے گا۔ جو بیان کھوئی کرنے

کے سطح میں پڑا درز اور زین گیراب

نما نے میں ساختہ ہیں پھر تو سیع ہوئی،

کا انتظام ہو گا اور اس مقام کو دہت

سہرا در خوبی دست رکھنے کے لئے اس کے

اطراف میں کھلے میدان اور سبزوزاروں کا

بھی پر گرام ہے۔

مکملہ کی مسجد حرام کے بند مسلمانوں

کے نزدیک سب سے قدس اس مسجد

بھی خاصی از میں مسجدیں شامل ہو جائے گی

اور مسجد شارع سکھیوں کے بھری ہوئی

کی تعداد چھ ہو جائے گی اور ان کی بلندی

۶۰ میٹر سے بڑا تھا۔ ۹۰ میٹر کے بندے اس

کے حضور صفت بستہ ہیں ایک نہ صوب

کی پردہ دروازے ان کے علاوہ ہوں گے،

اسی طرف نمازیوں کی سہولت کے لئے دخل

درخود کے ۱۹ راستے ہوں گے جسے تحریر

لکھ تقدماً و المبتدی یعنی

لذاش منا العلی الفضل

(ام پیچے سیم اور اشکے بنی

(صلی اللہ علیہ وسلم) کام کیں یہ تو بڑی

غلط بات ہو گی۔

تیریں کام کے وقت مسلمان بندے

ہمایت کی کے مک مسجد نماز ادا کی جائے

کے ساتھ دو ایک صاحبی کے لئے گئے۔ اسی

کے اضافہ تھت پر بھی نماز ادا کی جائے

رکھا جائے۔ چنانچہ اس سلسلے کے تمام

نمازیوں کی نگرانی نکل سکے گی۔

حضرتی فرشت اور پیچے دینوں بڑی تیری

کے ساتھ صرف تین میزونیں کے احتمال ممکن

کے اضافہ نہیں ہے کہ مسجد نبوی کے

کے تینیں میں بھی مراہیں، دیواروں کی نگرشا

میانا کاری اور میادوں کی طرز تیری اور ان

آن نمازوں اور مسجدیں کا فرشت کا سامان

آخری مسجدی دی اور فردا ہی کام تیری کرستے

# آفادات حکیم الامم حضرت تھانوی علیہ السلام

حربید خاص۔ لکھنؤی کے قلم سے

مکن بھی اس نے ان کے باہر نکلنے کو  
نہیں روکا لیا بلکہ ان کے باہر نکلنے پر  
تفصیلیہ ہے کہ اسے کام اور  
کام اُن کو عذاب اُنیٰ سے دُداکیا تو  
کے دعویوں سے کی گئی۔

ایک صاحب نے حضرت مولانا حافظ

رضا اللہ علیہ سے اسے کے دعویوں سے  
کہیں میرے مذکورہ مذکورہ مذکورہ مذکورہ

کے دعویوں سے اسے کے دعویوں سے  
کہیں میرے مذکورہ مذکورہ مذکورہ مذکورہ

کے دعویوں سے اسے کے دعویوں سے  
کہیں میرے مذکورہ مذکورہ مذکورہ مذکورہ

کے دعویوں سے اسے کے دعویوں سے  
کہیں میرے مذکورہ مذکورہ مذکورہ مذکورہ

کے دعویوں سے اسے کے دعویوں سے  
کہیں میرے مذکورہ مذکورہ مذکورہ مذکورہ

کے دعویوں سے اسے کے دعویوں سے  
کہیں میرے مذکورہ مذکورہ مذکورہ مذکورہ

کے دعویوں سے اسے کے دعویوں سے  
کہیں میرے مذکورہ مذکورہ مذکورہ مذکورہ

کے دعویوں سے اسے کے دعویوں سے  
کہیں میرے مذکورہ مذکورہ مذکورہ مذکورہ

کے دعویوں سے اسے کے دعویوں سے  
کہیں میرے مذکورہ مذکورہ مذکورہ مذکورہ

کے دعویوں سے اسے کے دعویوں سے  
کہیں میرے مذکورہ مذکورہ مذکورہ مذکورہ

کے دعویوں سے اسے کے دعویوں سے  
کہیں میرے مذکورہ مذکورہ مذکورہ مذکورہ

کے دعویوں سے اسے کے دعویوں سے  
کہیں میرے مذکورہ مذکورہ مذکورہ مذکورہ

کے دعویوں سے اسے کے دعویوں سے  
کہیں میرے مذکورہ مذکورہ مذکورہ مذکورہ

کے دعویوں سے اسے کے دعویوں سے  
کہیں میرے مذکورہ مذکورہ مذکورہ مذکورہ

کے دعویوں سے اسے کے دعویوں سے  
کہیں میرے مذکورہ مذکورہ مذکورہ مذکورہ

کے دعویوں سے اسے کے دعویوں سے  
کہیں میرے مذکورہ مذکورہ مذکورہ مذکورہ

کے دعویوں سے اسے کے دعویوں سے  
کہیں میرے مذکورہ مذکورہ مذکورہ مذکورہ

تینی بل۔ پھر آرہا ہے

احمد سعید ملیح آبادی

میں کبھی سوچتا ہے؟ اس سے نویر ثابت ہوتا ہے مسلم خواتین یا بچوں سے کوئی دعویٰ نہیں ہے۔ اصل دعویٰ اس بات سے ہے کہ کسی طرح مسلم پرنسل لا کا ناتر ہو تاکہ مسلم اونز کا نشانہ ختم ہو، اور اگر ایس۔ ایس کی تغییری کے مقابلے ان کا مشتری کرن ہو، اور جو مشتری کرن چندواز ہے جسے آر۔ ایس۔ ایس اور اس کے ہمراج مشتمل ہتھیں۔ وہ کہنے ہیں کہ چندوستان میں رہنے والا ہر بھاری چندو ہے۔ اس منزل تک پہنچنے میں مسلم پرنسل لا یا ڈی می رکاوٹ ہے جس نے مسلم صالح کا ایک ذہانیہ بنار کھا ہے۔ مسلم پرنسل لا ختم ہو تو مسلم صالح کا ذہانیہ بھی میٹے۔ اور مسلم اونز کے مشتری کرن ہیں ہو لت ہو جس کے بعد بحدرت کو چندو مشتری بنایا جاسکے۔

لے پالک بل کے قصے کی تہہ میں بھی بھی بات ہے اسی لئے ہر تحریر و تفخیج کے بعد اسے اٹھا دیا جاتا ہے۔ یہ کہنا بے معنی ہے کہ اس تعاون کا اعلان سملاؤں کے لئے اختاری ہوگا۔ اگر کوئی مسلمان قرآن کے حکم کی خلاف درخواست کرتے ہوئے کس کو مجبنی بناتا ہے تو یہ معاملہ تینا اس کی ذات نگر محدود نہیں رہتا دوسرے وگ کبھی متأثر ہوتے ہیں۔ جائز درخواست حق درافت سے محروم ہوں اور ایک حرم زبردستی حرم بنایا جائے۔ کسی شخص کو دوسروں کے حقوق سلب کرنے کا اختیار نہیں ہوتا۔ اسلام سے بڑھکر لا دار ٹوں، ٹیکھوں، نجاتجوں اور سلیمانیوں کا ہمدرد و علگار اور مردگار کون ہوگا؟ لیکن ہمدرد اسرت میں مداخلت کا تجھیے بغیر کو بھی نہیں پھر سیک، چھالا اور کوشل کس طرح شریعت اسلامی میں رو دہمل کر سکتے ہیں یہ کیا وہ مفتی اور مجتہد ہیں؟ حکومت بارہا یقین دلاتی ہے کہ اسلام پر سلسلہ لا میں مداخلت کا ہرگز ارادہ نہیں۔ مگر کچھ عرصہ بعد کوئی ایسی کارروائی کی جاتی ہے جس سے یہ یقین دہانی کمزور پڑ جاتی ہے اور اندر یہ شے غالب آنے لگتے ہیں۔

# متنی بل دے یاک کے سلسلہ میں

عائدین ملت، ادارے اور اجنبیں اپنی رائے دیں

اپنی زندگی میں اسے بیٹا یا بیٹی بنالیا تھا۔ ایک نامنجم بنتی ہو کر محرم ہنس ہو سکتی۔ خاندان کے لئے وہ اجنبی رہے گا اور اس پر نامنجم کا احلاق ہو گا۔ مگر ایک صد ہے کہ مسلمانوں کے پرنسپل کو درہم برہم کر کے دم لیں گے۔ اردو کو مسلمانوں کی زبان فارادیکر اسے ختم کرنے میں کوئی دیقتاً نہیں رکھا گیا۔ مسلمانوں پر ملازمتوں اور روزگار کے دروازے بند کئے گئے اور ان پر فسادات کی بھلیاں لکھاتار گراہی جاتی رہیں اس کے بعد ایک ہی چیز باقی رکھی ہے اور وہ ہے مسلم پرنسپل اس کے برعکس بھی ہا تھ دھوکر پڑے ہوئے میں۔ بیگ اور چاٹکا یہی لوگ ملتے رہتے ہیں جن سے مرضی کے علاقوں کام لیا جاتا ہے۔ اقلیت کیش کے چیرینی کی حیثیت سے جسٹ بیگ صاحب نے مسلمانوں کی کوئی خدمت نہیں کی، بڑو دہ اور آسام کے قیامت خیز فسادات نے باوجود اقلیت کیش نے سانس نہیں لی اور سونٹھ کی ناس لئے اس طرح گم سرم بیٹھا رہا ہے کچھ ہوا ہی نہیں۔ جسٹ بیگ کو بھی ایک بات سے دھکپڑے کر کس طرح مسلم پرنسپل کا جائزہ نکلے۔

سلان عورتوں اور بچوں پر اسلام کے مظالم سے دکھی لوگوں کو کبھی ان یہودوں کی یاد نہیں آتی جن کے شرہروں کو آر۔ ایس۔ ایس کے دیر قتل کرتے ہیں، فسادات میں سلم و خیر اول کے بر سر عامِ حضرت دری ہوتی ہے۔ اس وقت مسلمان عورتوں پر جذبہ رحم بیدار نہیں ہوتا۔ ۶۰ آئے کرتقاہ ہام ۲۱ زندگی اور بھر کر فتح کی لگی، ان کے تحفظ کے لئے اپاگوں

اسام کے ملک میں دیواروں پر پوسٹ بورڈز یہ ہیں۔ اس کا معنی یہ ہے کہ اسی  
تینم کوں نہیں اتنا یا جاتا کہ فریڈ بلڈنگ (فریڈ) اور ہنلی د'اسام (کاجیان) تسلیل عام نہ ہو سکے  
اندیشی کیش کے چیر میں بیگ صاحب کو مسلم پرسنل لا بد نے کا بڑا شوق ہے مسلم خواہیں کی خلولی  
اوہ علاقے کے معاملات سے بھی اچھیں گھری دلچسپی ہے۔ مگر جن مسلم خواتین کے شوہر ان کی آنکھوں  
کے سامنے ذرع کے جاتے ہیں جن کی عصت تو ڈی جاتی ہے جن کی گود سے بچوں کو چین کر نیزوں  
سی شرعی تباہیں پیدا ہوں گی ان کی واقعیت کے لئے پرسنل لا بورڈ آفس ڈائیکٹ  
ر اُحلا لاجاتا ہے۔ ان کے لئے بھی بیگ صاحب کے دل کے کسی گونے یہیں کوں رحم موجود

لارڈ پھوں پر بگ صاحب کو بڑا تر س آتا ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ اپنی  
زماں میں تاکہ آپ کے ذمہ کو دیل کی قوت حاصل ہو۔

مرجس جید اللہ بیگ کی فیادت میں "اقلیتی کمیشن" کی جو درگت بن رہی ہے اس پر ہم پہلے انہمار خیال کر چکے ہیں، اقلیتی کمیشن نے جسے اقلیت آزار یا اقلیت دشمن کمیشن کہنا زیادہ صحیح ہو گا ایک اور محل کھلا دیا ہے۔ اس نے "لے پاک" بل کا قصہ نئے سرے سے شروع کر دیا ہے اور لوگ سبھا کے حایہ سخن کے آخری دن وزیر فاؤنڈیشن مٹر جن ناتھ کوشل نے ایوان میں بتایا کہ لے پاک بل میں ایک ترسیم کرنے کے لئے اقلیتی کمیشن کی تجویز برکھی ہے جس کے تحت مسلمانوں پر بھی اس بل کا اطلاق ہونا چاہیے، کمیشن کے سامنے بل کی موقت اور مخالفت میں مختلف لوگوں نے اپنی رائے پیش کی تھی جس کی روشنی میں کمیشن اس پنجے پر پہنچا کر لے پاک بل سے مسلمانوں کو بری رکھنا غیر دستوری عمل ہے جن کا ذمہ بچہ کو د لینے کی مانعت کرتا ہے وہ ایسا نہ کرنے کے لئے آزاد ہیں مگر جنہیں اعتراض ہیں افسوس بچہ گو د لینے سے کیوں روکا جاتا ہے؟ لہذا حکومت اقلیتی کمیشن کی تجویز پر عور کر رہی ہے۔ افسوس ہوتا ہے کہ ایک طبقہ شدہ مسلم کو حکومت یا اس کے زیر اثر ادارے و قیفے و قفعے سے چھپڑتے رہتے ہیں اور مسلم اقلیت کو پریشان کرنے ہیں۔ گو د لینے کے سوال پر فضیل سے پہلے ہی بہت بحث ہو چکی ہے۔ اسی بات کو بار بار دہراتے ہے کیا فائدہ؟ مخففہ؟ کہ اسلام میں لے پاک کے لئے کوئی کھاٹر نہیں اور اس کی مانعت

مختصرًا یہ کہ اسلام میں لے پانک کے لئے کوئی تکمیل نہیں اور اس کی مانعت ہے۔ اس کے کئی اسباب ہیں خلاصہ دراثت کا اور حب و نسب کا عامل ہے اور محروم کا سوال ہے۔ ہر شخص اپنی منقولہ و غیر منقولہ جامد اد کا مالک ہوتا ہے۔ اسے اختیار ہے کہ زندگی میں جسے جو چاہے دیدے۔ مگر بعد وفات دو کام نہیں کر سکتا۔ غیر دارث کے لئے ایک ثلث سے زیادہ کی وصیت نہیں کر سکتا۔ کرے گا تو کا بعدم ہو گی۔ دوسرے یہ کہ جائز دارث کو غیر دارث کے ذریعہ اس بنا پر حق و راثت سے محروم نہیں کر سکتا کہ فلاں شخص نے اپنی زندگی میں اسے بیٹا یا بیٹی بنایا تھا۔ ایک نامحرم متبنتی ہو کر محروم نہیں ہو سکتا۔ خاذ ان کے لئے وہ اجنبی رہے گا اور اس پر نامحرم کا احلاق ہو گا۔ مگر ایک صند ہے کہ مسلمانوں کے پرنسپل لاؤ کو در ہم بر ہم کر کے دم لیں گے۔ ازدواج کو مسلمانوں کی زبان فرار دیکھ کر اسے ختم کرنے میں کوئی دیقتہ اٹھا نہیں رکھا گیا۔ مسلمانوں پر ملازمتوں اور روزگار کے دروازے بند کئے گئے اور ان پر فوادات کی بھلیاں لگاتار گرائی جاتی رہیں اس کے بعد

ایک ہی چیز باقی نہیں ہے اور وہ ہے مسلم پرنسپل لا اس کے بیچھے جو ہاٹھ دھوکر پڑے ہوئے ہیں۔ بیگ اور چاگلا جیسے لوگ ملتے رہتے ہیں جن سے مرضی کے مطابق کام لیا جائے۔ افليسی کمیشن کے چیرین کی حیثیت سے جسٹس بیگ صاحب نے مسلمانوں کی کوئی خدمت نہیں کی اور وہ اور آسام کے قیامت خیز فسادات کے باوجود افليسی کمیشن نے سانس نہیں لی اور سونٹھ کی نہ اس طرح گمراہی میں بیٹھا رہا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ جسٹس بیگ کو بھی ایک بات سے دلچسپی ہے کہ کس طرح مسلم پرنسپل لا کا جائزہ نکلے۔

سلطان عورتوں اور بچوں پر اسلام کے مظالم سے دکھی لوگوں کو کبھی ان بیواؤں کی بارہ نہیں آتی جن کے شوہروں کو آر۔ ایس۔ ایس کے دیر قتل کرتے ہیں، ضادات ہیں مسلم و خیڑاؤں کی برسر عام عصمت دری ہوتی ہے۔ اس وقت سلطان عورتوں پر جذبہ رحم بیدار نہیں ہوتا۔ ۹ آسام کے قتل عام میں زیادہ تر عورتوں اور بچوں کو ذبح کیا گی۔ ان کے تحفظ کے لئے ایسا کوئی قدم کیوں نہیں اتنا یا جاتا کہ فرز بلٹنگ (Firing) اور ہنسی (Assault) کا جیسا قتل عام نہ ہو سکے ایلیٹی کیش کے چیر میں بیگ صاحب کو مسلم پرسنل لا بد نہیں کا۔ ۱۰ اشوق ہے مسلم خواہیں کی شلوں اور علاق کے معاملات سے بھی انھیں گھری دپھی ہے۔ مگر جن مسلم خواتین کے شوہر ان کی انکوں کے سامنے ذبح کے جانتے ہیں جن کی عصمت تو جاتی ہے جن کی گود سے بچوں کو جین کر نیزوں را چھالا جاتا ہے۔ ان کے لئے بھی بیگ صاحب کے دل کے کسی گھنے یہیں کوں رحم موجود

بے کہیں؟  
لا دار مٹ پھوں پر بیگ صاحب کو را ترس آتا ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ انہیں  
گود لے لیا جائے تاکہ ان کا مشغیل سونر جائے، مگر ترس کھانے کا یہ جذبہ سیر کو ادا کسما

کا پندر کے قیام کے زمانہ میں جب حضرت  
حناوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دیکھا کہ اہل سنت  
وابحادت بھی اہل تیشیع کی مجالس عزا میں  
جا جا کر شہادت کے واقعات سننے کے علاوی  
ہو رہے ہیں تو آپ محروم کے عشرہ اول میں  
روزانہ بالترتیب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ  
 وسلم اور حضرات خلفاء راشدین رضوان اللہ  
 علیہم اجمعین کے واقعات بیان کرنا شروع  
 کر دئے تاکہ ہستیت میں اہل عزا کے ساتھ  
 تذہیب سے ملکن حب اُنے انہی مواعظ

اور  
دہشت  
کر

در د انگلیز و افغان ہوئے لے ایک اس بوجی میں کی آنکھ سے زنگلتا۔ آپ اپنے ان بیانات میں علیف پیرا بر سے اہل تشیع کے عقاید کا رد بھی فرماتے تھے چنانچہ ایک بار حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے پردہ رہا نے کے بعد خلافت کی ذرداریوں اور دشواریوں کا بیان فرمائی کہا کہ شیعہ مسلموں کو حضرات خلفاءٰ شیعہ - ابو بکر صدیقؓ - علی فاروقؓ اور عثمان غنیؓ رضوی کا منون ہونا چاہیے کہ انہوں نے حضرت علیؓ کو ۲۴ سال تک راحت سے رکھا اور نہ بجائے چھ سال کے جو خود حضرت علیؓ کی خلافت کی مدت ہے تیس سال تک حضرت علیؓ کو مصیبت بھگتی پڑتی کیونکہ شروع خلافت حضرت ابو بکر صدیقؓ سے تیس سال تک حضرت علیؓ زندہ رہے جس میں چھ سال خود انہوں نے خلافت کی اور ان سے پہلے ۲۳ سال تینوں خلفاءٰ نے -

★★

**جہاکار تویری بی ٹائک**  
پیس کے تمام حصائیں ہفت گلزاری اور دو اونٹ  
مشکل کام سے بچنے والے کھلکھل کر ہے۔

**شوبت**  
**نذر لگ**  
کھانکھ، نعامہ برلہ  
کے لئے

**حکوم صفائی**  
خون لگ ہوں الی، پچھے ٹس  
پسیستہ اکٹھن اور دلا  
دیتوں ک دوا۔

**پنڈ شہر اور یونیورسٹی**

دہن واپس گئے تھے حضرت کو لکھا کر حضرت  
اپ کے پاس جب تھا تو ہر بات میں انوار  
صلوم ہوتے تھے یہاں نہیں صلوم ہوتے۔  
اس کے جواب میں حضرت نے ان کو تحریر  
فراہم کر دالت تھارے وہاں کو جائے  
گس پر سواری کرتا ہو گا۔ آنحضرت کی سب  
باتوں پر توبہ ہے اور دنیا کی کسی بات پر  
توبہ نہیں۔ دنیا کی سب باتوں کو حکمل کے  
قرب کر لیتے ہیں۔

یعنی دہان جو تم واپس مسلم ہوئے  
یہیں یہ بھی خیر کا حالت ہے یعنی اپنی حالت  
ہے۔ اور پھر حضرت نے اپنے اس جواب  
کے متعلق اپنی مجلس میں زبانی فرمایا کہ یہ  
جواب جو میں نے ان کو دیا ہے یہ بعض  
شاعری ہیں ہے بلکہ حقیقت ہے کیونکہ ایسی  
حالت میں جیسی کہ آجکل زمانہ کے لوگوں کی  
ہے کہ ہر شخص بے راہ ہو رہا ہے اگر کوئی  
نیک عمل کرنا ہے تو اس کو ثواب زیادہ  
ملتا ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے، حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اخیر زمان  
میں دین کا سنبھالنا ایسا مشکل ہو گا جیسا  
اگر کی چنگاری کو ہاتھ میں پکڑنا۔ اُس  
زمانہ میں اگر کوئی ایک نیک کام کرے گا  
تو اس کو پچاس نیک کام کرنے والوں کا ثواب  
ملے گا۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے  
یہ سنکر حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین  
نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال  
کیا کہ یا رسول اللہ ہم میں کے پچاس نیک  
کام کرنے والے یا اس اخیر زمان کے  
پچاس نیک کام کرنے والے۔ رسول مقبول

ایک صاحب نے پوچھا کسی مولوی  
صاحب سے اُن کو شرمندہ کرنے کے لئے  
کہ کیوں مولوی صاحب ناز پا پھون وفت  
کی فرض ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ بان  
پھر وچھا کر جہاں جو ہمیشہ کا دن اور جہاں  
جو ہمیشہ کی رات ہوتی ہے وہاں بھی پا پھون  
ہی وقت فرض ہے۔ مولوی صاحب نے  
پوچھا کہ آپ کبھی طازم ہیں؟ انھوں نے  
کہا کہ ہاں۔ مولوی صاحب نے کہا کہ آپ کو  
رات دن میں آٹھ گھنٹہ کام کرنا پڑتا ہے  
اگر آپ کو طازمت پر دہانیجہد بیبا قاء  
جہاں جو چو ہمیشہ کے رات دن ہونے ہیں  
تو کیا دہان بھی آپ کو چو ہمیشہ کے ایک دن  
اور چو ہمیشہ کی ایک رات میں آٹھ ہی گھنٹہ  
کام کرنا ہو گا۔ کہنے لگے کہ ہمیں بلکہ اندازہ  
وقت کا کر کے اس رات دون کو سال بھر  
قرار دے کر .. . . . .  
سال بھر کام لیا جائے گا۔ مولوی صاحب  
نے کہا کہ افسوس ہے دنیا کے کام کی تو آپ  
کے ذہن میں یہ وقعت ہے اور اثر کے  
حکم کی آئی بے وقوعی کہ اس پر ہنسنے ہیں۔

ایک صاحب نے جو حضرت تھانوی رہ کی مجلس میں ۲۰-۲۲ دن قیام کر کے اپنے

This image is a vintage advertisement for 'Faraanis' perfume. It features a dark glass bottle of the perfume on the left, with a label that includes the brand name in Urdu. To the right is a large circular logo containing the brand name 'فراانیس' (Faraanis) in a stylized, decorative font. Below the name, the text reads 'درد، زخم، چوت، کٹنے، جلنے کی مشہور دوادا' (A well-known remedy for pain, burns, cuts, and scalds). At the bottom, there is a rectangular box containing the text 'انڈیں کھیکل کپٹنی، مسوناتہ بھجن، دیوپ' (Remedies for hives, sunburn, and eye infections).

**ANSWER** The answer is 1000.

